اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتَضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شِیریں مَقال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ کی رضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۲۷۰

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

مختصر وضاحت! ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر اے آقا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بخشش کرنے والے ہیں۔ ہم نے جو گناہ جان بوجھ کر یا غیر اِرادی طور پر کئے ہیں آپ ان کو معاف کر دیں آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرُود و سلام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (1) **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدَب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُدا ترس عورت کو ڈُوبا ہوا بچہ کیسے ملا؟

حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک ملک کا بادشاہ بہت ظالم اور کنجوس تھا۔ اس نے اپنے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی فقیر یا مسکین پر کوئی چیز صدقہ نہ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

کرے، کوئی کسی غریب کی مدد نہ کرے۔اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دُوں گا۔یہ خبر سن کر لوگوں میں خوف پھیل گیا،اب ہر کوئی صدقہ دینے سے ڈرنے لگا۔ایک دن ایک فقیر مجبور ہو کر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا: اللہ پاک کی رضا کی خاطر مجھے کوئی چیز کھانے کے لئے دو۔تو وہ عورت بولی: ہمارے ملک کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کسی کو صدقہ دے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا،اب میں تمہیں کس طرح کوئی چیز دوں ؟ فقیر نے کہا: تم مجھے اللہ پاک کی رضا کی خاطر کوئی کھانے کی چیز دے دو۔عورت کو اس فقیر پر بہت رحم آیا اور اس نے بادشاہ کی ناراضی اور سزا کی پروا کئے بغیر اللہ پاک کی رِضا کے لئے اس فقیر کو 2 روٹیاں دے دیں۔فقیر روٹیاں لے کر دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ فُلاں عورت نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے تو اس نے سپاہی بھیج کر عورت کے دونوں ہاتھ کٹوا دیئے۔کچھ عرصے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے سب سے زیادہ حسین و جمیل عورت کے بارے میں بتاؤ میں اس سے شادی کروں گا۔تو اس کی والدہ نے بتایا: ہمارے ملک میں ایک عورت ہے اس جیسی حسین و جمیل میں نے نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔بادشاہ کے حکم پر اس عورت کو دربار میں لایا گیا اور اس کی رضامندی سے بادشاہ نے شادی کر لی ۔اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگے۔بادشاہ کی دوسری بیویاں دن رات حسد کی آگ میں جلنے لگیں اور ہر وقت اس نئی دلہن کو بادشاہ کی نظروں سے گِرانے کی کوشش کرنے لگیں۔ لیکن وہ اپنے اس بُرے اِرادے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ایک مرتبہ بادشاہ طویل عرصے کیلئے جنگ پر چلا گیا۔بادشاہ کی بیویوں کو اچھا موقع مل گیا اور انہوں نے بادشاہ کو خط میں لکھا کہ تمہارے پیچھے تمہاری نئی دلہن بدکارہ ہو گئی ہے اور اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا ہے۔جب بادشاہ کو یہ

خط ملا تو اس نے اپنی والدہ کے نام یہ پیغام بھیجا کہ اس عورت کو بچے سمیت ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ چنانچہ اس عورت کے گلے میں کپڑا ڈالا گیا اور بچہ کو اس میں ڈال کر ملک سے دُور ایک جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ بیچاری جنگل میں گھومتی رہی، جب پیاس کی شدّت نے اسے پریشان کیا تو تلاش کے بعد ایک نہر پر آئی اور جونہی پانی پینے کے لئے جھکی تو اس کا بچہ پانی میں گِرا اور ڈوبنے لگا۔ عورت اپنے ڈوبتے بچے کو دیکھ کر رونے لگی۔ اتنے میں 2 خوبصورت نوجوان آئے اور رونے کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا: میرا بیٹا پانی میں ڈُوب گیا ہے، میں اسی کے غم میں رو رہی ہوں۔ ان خوبصورت نوجوانوں نے پوچھا: کیا تُو چاہتی ہے کہ ہم تیرے بچے کو نکال لائیں؟ عورت نے بے قرار ہو کر کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں کہ اللہ پاک مجھے میرا بچہ واپس لوٹا دے۔ ان نوجوانوں نے دعا کی اور اس کا بچہ نکال کر اسے دے دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے رحم دل عورت! کیا تُو چاہتی ہے کہ تیرے ہاتھ تجھے واپس کر دیئے جائیں اور تُو ٹھیک ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں چنانچہ ان دونوں نوجوانوں نے دعا کی اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگئے۔ عورت نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور حیران کُن نظروں سے ان نوجوانوں کو دیکھنے لگی جن کی برکت سے اسے ڈُوبا ہوا بچہ بھی مل گیا اور اس کے ہاتھ بھی اسے لوٹا دیئے گئے۔ پھر ان نوجوانوں نے پوچھا: "اے عظیم عورت! کیا تُو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں؟ عورت نے کہا: میں آپ کو نہیں پہچانتی۔ انہوں نے کہا: "ہم تیری وہی دو روٹیاں ہیں جو تُو نے ایک مجبور (Helplees) سائل کو دی تھیں۔ (عیون الحکایات، ۱/۲۲۶، ملخصًا)

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوق نعت، ص۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں دیا جانے والا صدقہ ضائع نہیں جاتا، آخرت میں تو اس کا ثواب ملتا ہی ہے مگر دُنیا کے اندر بھی اس کی بہت سی برکتیں نصیب ہوتیں اور کئی بلاؤں سے حفاظت ملتی ہے جیسا کہ اس عورت کے ساتھ ہوا کہ جب اس نے رضائے الٰہی کی خاطر ایک بھوکے شخص پر رحم کھا کر 2 روٹیاں صدقہ کیں تو اگرچہ وقتی طور پر اس پر آزمائشیں آئیں، اس کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا گیا، ہاتھ کاٹ دیئے گئے، ملک سے نکال دیا گیا، بچہ نہر میں ڈُوب گیا مگر اس نیک عورت کو دیکھئے کہ اس قدر آفتوں کے باوجود صبر و استقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتی رہی تو اللہ پاک نے اس کی غیبی امداد فرمائی۔ اس ایمان افروز واقعے سے ہم بھی مدنی پھول چُنتے ہوئے اپنا ذہن بنائیں کہ جب کوئی مصیبت، تکلیف، بیماری یا پریشانی وغیرہ گھیر لے تو ہمیں بے صبری کرتے ہوئے شکوہ شکایات کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے ۔مشکلات کے حل اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے رِضائے الٰہی کی خاطر خوب صدقہ و خیرات کی عادت بنانی چاہیے مگر اس بات کا خیال رہے کہ ہمارے صدقات کسی غیرِ مستحق کے ہاتھ میں نہ چلے جائیں کیونکہ آجکل ہر طرف پیشہ ور بھکاریوں اور نام نہاد فقیروں کی بھرمار ہے اور محنت مزدُوری کے بجائے اچھے خاصے صحت مند لوگوں نے بھی بھیک مانگنے کو باقاعدہ اپنا پیشہ بنا رکھا ہے، چنانچہ

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

فرماتے ہیں: آج کل ایک عام مصیبت یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھّے خاصے تَنْدُرُست(Healthy) چاہیں تو کما کر اَوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وُجُود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے، مُصِیبَت برداشت کرے، بے محنت مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کریں۔ ناجائز طور پر سُوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں کہ مَزدُوری تو مَزدُوری، چھوٹی موٹی تجارت کو شرم وذِلّت کا کام خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بے عزّتی و بے غیرتی ہے، عزّت کا سبب جانتے ہیں اور کئی لوگوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ (Profession) ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سُود کا لَین دین کرتے، کھیتی باڑی وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحِب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو (کہ بھیک مانگنا ان کا پیشہ ہے تو) اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۴۰ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا ذریعۂ روزگار ایک مشین ہو جس سے وہ مالی فوائد حاصل کرنے کیلئے ہر طرح سے اس کا خیال رکھتا ہے۔ اگر وہ اس کی مناسب دیکھ بھال میں سُستی کرے اور اس کی صفائی کا خیال نہ رکھے تو مشین خراب ہو سکتی ہے اور مشین کا مالک آزمائش میں مبتلا ہو کر مالی فوائد سے محروم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مال بھی ایک نعمت ہے جس سے ہمیں کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں اگر ہم اس کی قدر کرتے ہوئے اس کے حقوق (Rights) کا خیال رکھیں یعنی زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی سے اس کی صفائی کا اہتمام کریں تو یہی مال ہمارے لئے دنیا و آخرت میں ذریعۂ نجات بن جائے گا، اللہ پاک کی رِضا حاصل ہو گی اور آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت نصیب ہو گی۔ لہٰذا صدقہ و خیرات کا سلسلہ صرف ماہِ رمضان

المبارک کی حد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ پورا سال صدقہ و خیرات کی عادت بنائیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلاتے رہئے کیونکہ یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے کہ قرآن و حدیث میں مختلف مقامات پر صدقہ و خیرات کرنے والوں کی تعریف اور صدقہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ حَدِیْد کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دُونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ بھی صدقہ و خیرات کرنے کے فضائل و برکات سے مالا مال ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب پانچ (5) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرنے کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: صَدَقَہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔(معجم کبیر ، ۴/۲۷۴، حدیث:۴۴۰۲)

❖ ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا کی خاطر صدقہ کرے تو وہ (صدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۶، حدیث:۴۶۱۷)

❖ ارشاد فرمایا: صَدَقہ دو اور صَدقے کے ذَرِیعے اپنے مریضوں کا مُداوا کیا کرو بے شک صَدَقہ حادِثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے اور یہ تُمہارے اَعمال اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۳۵۵۶)

❖ ارشاد فرمایا: صُبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

❖ ارشاد فرمایا: بیشک صَدقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچّھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے ثواب کما لیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت مَعصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغفرت لے کر آتی ہے، بُری مَوت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوت یا مَوت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو میّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کر کے ذِکرُ اللّٰہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام بُرائیوں سے محفُوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۰۳، ملتقطاً)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ صدقہ بُرائیوں کے دروازوں کو بند کرتا ہے، صدقہ رَبّ کے غضب کو بجھاتا ہے، صدقے میں بیماروں کیلئے شفا ہے، صدقہ حادثات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، صدقہ نیکیوں میں اضافے کا وسیلہ ہے اور صدقہ بُری موت سے بچانے کا سبب ہے۔ مگر افسوس! صدقے کے اس قدر فضائل کے باوجود ہم نیک کاموں میں خرچ کرنے سے پیچھے ہٹتے جارہے ہیں شاید اسی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت کا شکار نظر آتا ہے کوئی گھریلو اور خاندانی مسائل میں مبتلا ہے تو کوئی معاشرتی اور معاشی پریشانیوں میں گرفتار ہے الغرض مختلف بیماریوں اور مصیبتوں نے معاشرے کو چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، ماہر ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروانے پر بھی امراض ہیں کہ جان نہیں چھوڑتے، گھریلو جھگڑے روزانہ کا معمول بن چکے ہیں، بے روزگار افراد قابلیت کے باوجود نوکری کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، غربت بڑھتی جارہی ہے، قرض خواہ قرضوں کی وصولی کی خاطر دھکے کھا رہے ہیں، قرض دار قرضوں کے بوجھ تلے دبتے جارہے ہیں، برائیاں اور نت نئے جرائم (Crimes) بڑھتے جارہے ہیں، یقیناً یہ سب ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھئے! پریشانیاں اور بیماریاں تو زندگی کا حصہ ہیں لیکن ان کے سبب رونے دھونے اور مایوسی کا شکار ہونے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کیجئے گناہوں سے دور رہیے اور مصیبتوں سے چھٹکارا دلانے والا عمل یعنی صدقہ دینے کی عادت بنائیے کہ صدقہ دینے سے جہاں **بلاؤں سے حفاظت** رہتی ہے، وُہیں اس کی برکت سے اللہ پاک اس کا بہتر بدلہ بھی

عطا فرماتا ہے، چنانچہ

صدقے کا انعام

حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانے کے مشہور بزرگ حضرت ابُو مُسلِم خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ نے آپ سے کہا: ہمارے پاس آٹا بالکل ختم ہوگیا ہے اور کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ رقم موجود ہے جس سے آٹا خریدا جاسکے؟ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک درہم ہے جو اُون بیچ کر حاصل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: لاؤ وہ درہم مجھے دو، میں آٹا خرید لاتا ہوں چنانچہ آپ ایک درہم اور تھیلا لے کر بازار کی طرف گئے۔ جب دکان سے آٹا خریدنا چاہا تو اچانک ایک فقیر آگیا اور اس نے کہا: اے ابو مسلم خولانی! یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ آپ وہاں سے پلٹے اور دوسری دکان پر پہنچے، جیسے ہی آپ نے آٹا خریدنا چاہا دوبارہ وہی فقیر آگیا اور کہنے لگا: اے ابو مسلم خولانی! میں بہت مجبور ہوں، یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ اسی طرح وہ فقیر آپ کے پیچھے لگا رہا بالآخر آپ نے وہ درہم فقیر کو دے دیا۔ اب سوچنے لگے کہ گھر والوں کو کیا جواب دوں گا، وہ تو خالی تھیلا دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے! چنانچہ آپ لکڑی کا کام کرنے والے کی دکان پر گئے اور وہاں سے تھیلے میں لکڑی کا بُرادہ اور مٹی بھری اور گھر کی طرف چل دیئے۔ گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا جیسے ہی دروازہ کھلا آپ نے وہ تھیلا گھر والوں کے حوالے کیا اور آپ گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی واپس پلٹ گئے، آپ پریشان تھے کہ جب تھیلا کھولا جائے گا تو اس میں سے مٹی اور لکڑی کا بُرادہ نکلے گا اور گھر والے آٹا نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گے، اسی خوف و پریشانی کی وجہ سے آپ سارا دن گھر نہ گئے۔ جب

آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے تھیلا کھولا تو وہ نہایت ہی بہترین آٹے سے بھرا ہوا تھا چنانچہ انہوں نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا اور آپ کا انتظار کرنے لگیں۔ جب آپ رات گئے چپکے سے گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی زوجۂ محترمہ فوراً آپ کے لئے بہترین قسم کی روٹیاں لے کر آئیں، آپ روٹیاں دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا: یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟ تو آپ کی زوجہ نے کہا: یہ اِسی آٹے کی روٹیاں ہیں جسے آپ لے کر آئے تھے۔ یہ سن کر آپ رونے لگے اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری لاج رکھ لی اور مٹی کو عمدہ آٹے میں تبدیل کر دیا۔ (عیون الحکایات، ۱/ ۱۷۰، بتغیر قلیل)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوق نعت، ص۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صدقہ دینا اور محتاجوں کی خیر خواہی کرنا اللہ پاک کے نزدیک کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ جو مسلمان اخلاص کے ساتھ صدقہ و خیرات کرکے محتاجوں کا دل خوش کرتا ہے تو عزّت دینے والا پروردگار ایسے بندے کو محتاجی کے باوجود کسی کے آگے شرمندہ نہیں ہونے دیتا بلکہ اس کی سوچ سے بڑھ کر نوازتا ہے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے ظاہر ہوا کہ جب حضرت ابُو مسلِم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود ضرورت مند ہونے کے باوجود آٹے کی رقم راہِ خدا میں صدقہ کی تو ان کا دیا ہوا صدقہ بارگاہِ خُداوندی میں اس قدر مقبول ہوا کہ اللہ پاک نے لکڑی کے بُرادے اور مٹی کو عُمدہ آٹے میں تبدیل فرما دیا، یوں انہیں اور گھر والوں کو بہترین روٹیاں نصیب ہوئیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صدقہ و خیرات کرتے وقت اس بات کو ذہن میں بالکل بھی نہ لائیں کہ مال میں کمی واقع

ہو جائے گی یا ہم کہاں سے کھائیں گے ؟ یا فُلاں فُلاں کام کے لئے بھی تو ضرورت ہے وغیرہ۔ یاد رکھئے ! بظاہر تو ہمیں لگتا ہے کہ مال میں کمی واقع ہو جائے گی مگر در حقیقت اس سے مال میں اضافہ ہی ہوتا ہے بلکہ دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد (Benefits) بھی حاصل ہوتے ہیں، ہاں اگر مال میں کمی کے خوف سے صدقہ نہیں دیں گے تو ممکن ہے رِزق میں بے برکتی اور تنگدستی پیدا ہو جائے، چنانچہ حضرتِ اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: صدقہ و خیرات مت روکو، کہیں تمہارا رِزق نہ روک دیا جائے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ۔۔۔الخ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

حضرت امام بدرُ الدّین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اس خوف سے اپنے مال کو صدقہ کرنے سے مت روک کہ وہ ختم ہو جائے گا، کیونکہ اللہ پاک تجھ پر مال کی تنگی فرمادے گا یا تجھ سے مال روک لے گا اور رِزق کے وسائل ختم فرمادے گا۔ یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ صدقہ مال بڑھاتا اور اس میں برکت اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور جو بُخل سے کام لے اور صدقہ نہ کرے تو اللہ پاک اس کے مال میں تنگی فرمائے گا اور مال میں برکت اور اضافہ ہونے سے بھی روک دے گا۔ (عمدۃ القاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض۔۔۔الخ، ۶/۴۱۰، تحت الحدیث: ۱۴۳۳)

ہمیں اللہ پاک کی رِضا کیلئے جس قدر ممکن ہو صدقہ و خیرات کی عادت بنانی چاہیے اور اس کی ذات پر کامل بھروسا بھی رکھنا چاہیے کہ وہ ہمیں دنیا و آخرت میں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ہمارے بزرگانِ دِین اللہ پاک کی ذات پر کیسا کامل یقین رکھتے تھے، آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

رابعہ بصریہ کا یقین کامل

دو بزرگ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها کے یہاں مُلاقات کے لئے حاضر ہوئے اور باہم گفتگو کرنے لگے کہ اگر رابعہ اس وقت کھانا پیش کر دیں تو بہت اچھا ہو کیونکہ ان کے یہاں رزقِ حلال میسر آجائے گا۔ اس وقت آپ کے گھر میں صرف 2 ہی روٹیاں تھیں، آپ نے وہ روٹیاں ان دونوں کے سامنے رکھ دیں، اتنے میں کسی سائل نے دروازے پر صدا بلند کی تو آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں افراد حیرت زدہ رہ گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک کنیز بہت سی گرم روٹیاں لئے حاضرِ خدمت ہوئی اور عرض کی کہ یہ میری مالکہ نے بھجوائی ہیں۔

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها نے جب گنتی کی تو وہ 18 روٹیاں تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عرض کی کہ یہ آپ ہی کے لئے بھجوائی گئی ہیں، مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصرار کے باوجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس میں مزید 2 روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضر ہوئی اور حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها نے گنتی فرمالی تو پھر ان کے ذریعے مہمانوں کی خاطر مدارت فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد جب ان دونوں نے ماجرا دریافت کیا تو حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها نے ارشاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوک کا شکار ہیں چنانچہ جو کچھ گھر میں حاضر تھا، وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صدا لگائی تو میں نے

وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ پاک! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مکمل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس معاملے میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے انہیں واپس کر دیا، پھر جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کرلیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ، ۱/۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے جن بندوں کو مال و دولت سے نوازا ہے، ان میں بعض صدقہ و خیرات کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی مدد کرتے، مسجدوں مدرسوں اور دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں، بعض خوش نصیب غریب دِینی طلبہ کرام کی اس انداز سے بھی مالی مدد کرتے ہیں کہ کسی کو قرآنِ کریم لے کر دے دیا، کسی کو کتابیں لے کر دے دِیں، بعض عاشقانِ رسول اپنا مال راہِ خدا میں اس انداز سے خرچ کرتے ہیں مثلاً جامعات و مدارس کے اساتذہ و عملے کے ماہانہ مشاہرے (Salaries) اپنے ذِمّے لے لیتے ہیں، بعض خوش نصیب جامعات و مدارس کے مطبخ (Kitchen) کے اخراجات میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض مساجد کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں اور بعض اِمام و موذِّن کے مُشاہرے (تنخواہ) کی ترکیب کرتے ہوں۔ مگر بد قسمتی سے بعض مالدار ہونے کے باوجود کنجوسی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور نیک کاموں میں خرچ کرنا تو دُور کی بات اپنے اہل و عیال کے حقوق کے لیے بھی خرچ کرنے کا ذہن نہیں رکھتے، ایسے لوگوں کو لاکھ فضائل بتائے جائیں، راہِ

خدا میں مال صدقہ و خیرات کرنے کی برکتیں بتائی جائیں مگر انہیں کسی کی غُربت کا احساس نہیں ہوتا ، اگر ان سے مسجد و مدرسے کی تعمیرات وغیرہ اچھے کاموں میں تعاون کی درخواست کی جائے تو جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں" ابھی ہاتھ تنگ ہے بعد میں آنا" لیکن جب ان پر بیماری، قرضداری، کاروبار میں نقصان اور فیکٹری میں آگ لگنے جیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں تو اس وقت انہیں محتاجوں سے ہمدردی، ان کی اِمداد، مساجد و مدارس وغیرہ کی تعمیرات اور صدقہ وخیرات کرنے کا خیال آتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک **قابلِ توجہ** بات ہے ، وہ یہ کہ اگر ہم کسی ایسے مسلمان کو جانتے ہیں کہ جس کو ایک عرصے سے **بیماریوں** نے گھیرا ہوا ہے، کئی سالوں سے **قرض** کے بوجھ تلے دَبا ہوا ہے، آئے دن **کاروبار میں مسلسل نقصان** ہی ہوتا جارہا ہے، فیکٹری، دُکان یا گھر میں کسی وجہ سے **آگ لگنے سے** لاکھوں یا کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا، یہاں تک کہ اس کا جانی نقصان بھی ہوگیا وغیرہ۔ اب ہو سکتا ہے کہ شیطان یہ وسوسہ دِلائے اور اُس کے بارے میں بدگمانی ہمارے دل میں جگہ لینے کی کوشش کرے کہ فُلاں کو جو نقصان ہو رہا ہے، یہ اِسی وجہ سے ہے کہ یہ کنجوس ہے، صدقہ و خیرات نہیں کرتا، اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کا دل گھبراتا ہے، بلکہ یہ توجی چُراتا ہے۔ **یاد رکھئے!** اس موقع پر ہمیں شیطان کی ہاں میں ہاں نہیں ملانی، کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں ہے، جس سے ہم کسی مسلمان کے بارے میں جانچ سکیں کہ یہ بُخل کی وجہ سے فُلاں بیماری میں مُبتلا ہے، یہ صدقہ و خیرات نہ کرنے کی وجہ سے فُلاں مصیبت میں گرفتار ہے، ہمیں ہر مسلمان کے بارے میں ہمیشہ حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے، ہم نہیں جانتے اللہ پاک کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے ؟ اُس مالکِ کریم کی بارگاہ میں کس کا صدقہ و خیرات

مقبول ہے؟ اللہ پاک ہمیں ہر مسلمان کی عزّت کا تحفظ نصیب فرمائے اور حُسنِ ظن کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! شیطانِ لعین انسان کو مال کی کمی کا خوف دِلا کر نیک کاموں میں خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی مصیبت پہنچے، کوئی آفت آن پڑے یا کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں ہمیں صدقہ وخیرات کرتے رہنا چاہیے تاکہ آنے والی بلاؤں سے محفوظ رہ سکیں۔ آیئے اس بارے میں 2 ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

ایک لقمے کی برکت سے بچے کی جان بچ گئی

حضرت عِکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: **"حضرت ابن عباس** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا **سے مروی ہے** کہ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"ایک عورت کے منہ میں لقمہ تھا** اتنے میں سائل نے صدا لگائی اس نے وہ لقمہ سائل کو کھلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی، جب وہ کچھ بڑا ہوا تو اسے بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا، عورت اس بھیڑیئے کے پیچھے بھاگتی ہوئی پکار رہی تھی **"میرا بیٹا، میرا بیٹا"** اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیئے کے پیچھے جاؤ اور اس کے منہ سے بچہ چھین لو (اور اس کی ماں کے حوالے کر دو) اور اس کی ماں سے کہو کہ اللہ پاک نے تم پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ لقمہ لقمے کے بدلے ہے۔"

(المجالسة وجواهر العلم، الجزء السادس والعشرون، الحدیث ۳۶۲۲، ۳/۲۷۷)

ایک روٹی نے ہلاکت سے بچا لیا

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ کریم رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو ہر مرتبہ پرندے کے گھونسلے سے بچے نکال لیتا۔ پرندے نے اس کے خلاف اللہ پاک کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اگر وہ اسی حال پر باقی رہا تو ہلاک ہو جائے گا۔" جب اس سال وہ شخص گھر سے سیڑھی لے کر پرندے کے بچوں کو پکڑنے کے لئے چلا تو راستے میں اسے ایک فقیر ملا، اس نے اپنے زادِ راہ میں سے ایک روٹی اسے دے دی، پھر درخت کے اوپر چڑھا اور بچوں کو پکڑ لیا۔ ان کے ماں باپ یہ منظر دیکھ رہے تھے انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: "یا اللہ پاک! تُو نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ اس مرتبہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن وہ تو صحیح وسالم جا رہا ہے؟" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص کسی دن کوئی صدقہ کرے میں اسے اس دن ہلاک نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اس دن کوئی بُرائی پہنچتی ہے۔" (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، قسم الاقوال، الحدیث ۱۶۱۱۲، ج۶، ص۱۵۹)

یا نبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر

وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۲۳۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ دینے کے فوائد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ان حکایات میں صدقے کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوئیں، پہلی حکایت میں ایک عورت کو ایک لقمہ صدقہ کرنے کی یہ برکت ملی کہ فرشتے نے بھیڑیئے کے منہ سے اس کا بچہ چھین کر اس عورت کو واپس لوٹا دیا اور یوں بچے کی جان

بچ گئی، دوسری حکایت میں پرندے کے گھونسلے سے بچے نکالنے والا شخص ہلاک ہونے سے اس لیے بچ گیا کہ راستے میں اس نے بھی ایک روٹی صدقہ کی تھی اور اس صدقے کی برکت سے اس کی بھی جان بخش دی گئی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صَدَقَہ دینے کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صدقہ دینے سے عُمریں زِیادہ ہوں گی، رِزق کی وُسعَت، مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے، خیر و برکت پائیں گے، آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بَلا دُور ہوگی، ان کے شہر آباد ہوں گے، شکستہ حالی دُور ہوگی، خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا، مددِ الٰہی شامل ہوگی، رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی، ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے، رضائے الٰہی کے کام کریں گے، غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا، ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی، روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہوگی، آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے، خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور سید عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۳، ۱۵۴ ملتقطاً)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ
پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ
وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۸۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "درس"

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اندر محتاجوں کی محتاجی کا احساس پیدا کرنے ان کے دکھ درد میں امداد کرنے، دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جائیے۔ 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام "درس" بھی ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔ (الترغیب والترھیب،کتاب الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطریق ، ۳/۴۶۶، رقم: ۴۵۶۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جو فیضانِ سُنّت سے روزانہ درس دے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے وہ صدقہ دینے کا ثواب پائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ وخَیرات کے معاملے میں سُستی وبُخل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ یہی وہ خطرناک بُرائی ہے کہ جس کی مذمّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 38 میں ارشادِ ربّانی ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ ارشاد فرماتے ہیں: بُخْل کا معنیٰ ہے روکنا، اِصطلاح میں بخل یہ ہے (کہ) وہاں (خرچ کرنے) سے مال وغیرہ کا روکنا، جہاں سے (روکنا) مناسب نہ ہو، حقوق کا ادا نہ کرنا بھی بخل ہے، خواہ انسانوں کا حق ادا نہ کرے یا شریعت کا یا اللہ پاک کا، لہٰذا زکوٰۃ نہ دینے والا، اپنے حاجت مند ماں باپ، بال بچوں، اہلِ قَرابت (رشتے داروں) پر خرچ نہ کرنے والا اور اپنے اوپر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)، یوں ہی بوقتِ ضرورت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)۔ (تفسیر نعیمی، ۴/۷۷۳ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اور صَدقہ و خیرات کا شُمار مالی عبادت میں ہوتا ہے اور اس عبادت کی توفیق اللہ پاک انہی لوگوں کو دیتا ہے، جن کے دلوں میں غربا و مساکین کی حاجت روائی کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی زکوٰۃ وغیرہ ادا نہیں کرتے، وہ اپنا پیٹ بھرنے اور بینک بیلنس (Bank Balance) بنانے کی فکر میں مگن رہتے ہیں، شاید وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ جس طرح ان کا اپنا پیٹ بھرا ہوا ہے، اسی طرح دوسروں کا پیٹ بھی بھرا ہوگا۔ بخل

کس قدر خطرناک بیماری ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑلی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (شعب الایمان، ۷/۴۳۵، الحدیث: ۱۰۸۷۷)
2. ارشاد فرمایا: مالدار بخل کرنے کی وجہ سے بِلا حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، باب السین، ۱/۴۴۴، حدیث: ۳۳۰۹)
3. ارشاد فرمایا: ہر وہ دن جس میں بندے صبح کو اُٹھتے ہیں تو اس میں 2 فرشتے اُترتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ پاک! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ پاک! بُخل کرنے والے کے مال کو برباد فرما۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی)...الخ، ۱/۴۸۵، حدیث: ۱۴۴۲)

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص218)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخیل شخص کتنا بڑا بد بخت ہوتا ہے کہ کنجوسی کا مظاہرہ کرکے خود کو جہنم کا حقدار ٹھہراتا ہے اور معصوم فرشتوں کی دُعائے ہلاکت سے اس کا مال برباد ہوتا ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال

کے حقوق ادا کیے جائیں اور دل کھول کر صدقہ و خیرات کی عادت بنائی جائے کیونکہ اگر ہم نے مال کے حقوق ادا نہ کئے تو یاد رکھئے! یہی مال جسے ہم نے بڑی مَحبَّت سے جمع کر رکھا ہے، کل ہمیں ذِلّت و رُسوائی کے گہرے گڑھے میں بھی گرا سکتا ہے۔ آیئے! صدقہ وخیرات نہ دینے سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

فقیر کو دُھتکارا تو خود فقیر بن گیا

ایک مصیبت زدہ فقیر نے ایک مالدار شخص کے سامنے اپنی حاجت کا اظہار کیا مگر مالدار شخص نے فریاد سننے کے بجائے اُلٹا اسے زبان سے تکلیف دینی شروع کر دی اور اسے خوب ذلیل کیا۔ فقیر کا دل خون خون ہو گیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غُصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سن کر مالدار شخص غُصّے میں آ گیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ عزت و ذلت دینے والے اللہ پاک کا کرنا یوں ہوا کہ وہ غرور کرنے والا مالدار کچھ عرصہ بعد کنگال ہو گیا۔ دوست، رشتے دار اور غلام و خُدام سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آ گیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکّے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریاد سُننے والا اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر فقیروں کی بھیڑ لگے رہتی ہے۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر آواز لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے مَوجُود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا آقا تھا، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ

کر غلام کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ اس کی اِمداد کر کے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو اُداس پایا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سُن کر غُلام نے اپنے پُرانے آقا کے حال سے اس کو آگاہ کیا، ساری کہانی سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے اُس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کیسا بدلہ کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

(بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰)

کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے | تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول

(وسائل بخشش مرمم، ص 403)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے کنجوسی کا مظاہرہ کرنے اور محتاج شخص کے ساتھ نامناسب سُلوک کرنے والے مالدار کو اسی فقیر کے در کا بھکاری بنا دیا کہ جسے اس نے دھکے دے کر نکلوایا تھا۔ اگر کبھی کوئی محتاج مُسلمان ہم سے فریاد کرے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق خُوشی خُوشی اس کی امداد کریں، ہاں! اگر مدد کرنے کی قدرت نہیں تو خاموشی اختیار کی جائے یا نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کر لی جائے، اس موقع پر اُسے بُرا بھلا کہنا، جھوٹ بولنا یا اُسے جھڑک کر اس کی دل آزاری کرنا جائز نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور اپنی دولت و خوشحالی پر اِتراتے ہوئے محتاجوں کا دل دکھاتے ہیں، اُنہیں اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے کیونکہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا، اگر آج وہ مُحتاج اور ہم خوشحال ہیں تو ہو سکتا ہے کچھ عرصے بعد وہ خوشحال ہو جائے اور ہم اس کی حالت

میں آجائیں۔ بہر حال اگر ہم مستقبل میں آنے والی ممکنہ مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات کا سامان کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم مال سے دل لگانے اور مُحتاجوں کا دل دکھانے کے بجائے ان کے لئے نرم گوشہ رکھیں اور جیسے ممکن ہو ان کی حاجت روائی کریں، وقتاً فوقتاً نیک کاموں میں خرچ کریں۔

دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وقت دعوتِ اسلامی انڈیا کم وبیش 50 شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت کررہی ہے جن میں سے مساجد و مدارس کی تعمیرات کے لیے خُدّامُ المساجِد والمدارسُ المدینہ، بچّوں اور بچّیوں کے حفظ وناظرہ کی تعلیم کے لیے مدرَسۃ المدینہ، بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی تعلیمِ قرآن کے لیے مدرَسۃُ المدینہ بالِغان، دِینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ رائج شدہ تعلیم کے لیے دارالمدینہ، علماء کی تیّاری کے لیے جامعۃُ المدینہ، پیغامِ اعلیٰ حضرت کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فراہمی کے لیے المدینۃ العلمیہ، رُوحانی عِلاج و استخارہ کے لیے روحانی علاج، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے نیکی کی دعوت کو گھر گھر پہنچانے کے لیے FGN چینل، اسلامی بہنوں کے لیے ان کے ہفتہ وار اجتماعات و دیگر دینی کام، مسلمانوں میں عمل کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے سُوالات کی صورت میں نیک اعمال رسالہ اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے قافلوں اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا اہتمام ہوتا ہے۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، گونگے(Dumb) بہرے (Deaf)، نابینا(Blind)اِسلامی بھائیوں کی اِصلاح کے لیے بھی مجالس قائم کی جاچکی ہیں اور پھر ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر نظر رکھنے اور نظام کو اَحسَن طریقے سے چلانے کے لیے **ہند مشاورت** قائم ہے،

پیارے اسلامی بھائیو! ٹیلی تھون کا سلسلہ جاری ہے، ہم نے صدقے کے فضائل و فوائد سنے، لہٰذا دین کے اتنے بڑے پیمانے پر خدمت کرنے والی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا کا یونٹ کے ذریعے ساتھ دیجئے، ایک یونٹ صرف 7000 کا ہے، چاہیں تو ایک یا حسبِ استطاعت یونٹس دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اور اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو
(وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اسراف سے بچنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضو میں بہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔ (سُنَنِ ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء۔۔الخ ۱/ ۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالاِتّفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف

کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

﴿اعلان﴾

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددہانی﴾

دو فرامین مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول،16 اکتوبر 2025ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول

☆ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔ ☆سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہادینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆اِستِعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو ☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔ ☆استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہوجاتے ہیں۔ ☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ ☆بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔ ☆ کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعاملات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ اِستِعمال ہو جائے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۷،۴۶،۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سوتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"سوتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

ترجَمہ: اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی جیتا اور مرتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔

(مدنی پنج سورہ، ص203)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ [1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

عمل کرلوں گا۔(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں ؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں ؟(3)ہر نماز سے قبل نماز کی دعوت دی ؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی ؟(6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے ؟(7)شَجرے کے اَوراد پڑھے ؟(8) 313بار دُرُود شریف پڑھے ؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں ؟(12) 12 منٹ مکتبۃُ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی ؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے ؟(20)دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے ؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے ؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے ؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے ؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32)ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟ (33) تہجُّد یا صلٰوۃُ اللّیل پڑھی ؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں ؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں ؟(36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ،غیبت اور چُغلی

سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت ”دعوت اسلامی کا چینل“ دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشد کو ایصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے ؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد